حضرت مہدی رض

شخصیت اور تعارف

مفتی محمد شاداب تقی قاسمی

جنرل سکریٹری القلم فاؤنڈیشن کریم نگر

تحقیق تصنیف، تبلیغ واشاعت کا مرکز
القلم فاؤنڈیشن کریم نگر، انڈیا
AL QALAM FOUNDATION
KARIMNAGAR, INDIA

حضرت مہدیؓ

شخصیت اور تعارف

از

مفتی محمد شاداب تقی قاسمی

ناشر

الفلم فاؤنڈیشن کریم نگر

فہرست عناوین

۱۔ حضرت مہدیؓ کے متعلق اہلسنت والجماعت کا عقیدہ...................... ۸
۲۔ حضرت مہدیؓ کا نام.. ۹
۳۔ حضرت مہدیؓ نسب.. ۹
۴۔ حضرت مہدیؓ کا لقب اور کنیت................................. ۱۰
۵۔ حضرت مہدیؓ کی جائے پیدائش................................. ۱۰
۶۔ حضرت مہدیؓ کا حلیہ.. ۱۰
۷۔ حضرت مہدیؓ کا احادیث میں تذکرہ.............................. ۱۱
۸۔ حضرت مہدیؓ کی فضیلت...................................... ۱۱
۹۔ حضرت مہدیؓ کے ظہور کے قریب امت کی حالت....................... ۱۱
۱۰۔ حضرت مہدیؓ کا ظہور، شام کے ابدال اور سفیانی کا لشکر.................. ۱۲
۱۱۔ حضرت مہدیؓ کے دور کی جنگیں اور فتح............................ ۱۴
۱۲۔ حضرت مہدیؓ اور فتح قسطنطنیہ................................. ۱۶
۱۳۔ حضرت مہدی اور دجال کے خروج کی تحقیق کے لشکر کی روانگی.............. ۱۷
۱۴۔ حضرت مہدیؓ کی اقتداء میں حضرت عیسیٰؑ کی نماز.................... ۱۷
۱۵۔ حضرت مہدیؓ اور حضرت عیسیٰؑ دو الگ الگ شخصتیں.................. ۱۸

۱۶۔ حضرت مہدیؓ کے دور میں حضرت عیسیٰؑ کے ہاتھوں دجال کا خاتمہ......... ۱۹
۱۷۔ حضرت مہدیؓ کے دور میں زمین کا عدل وانصاف سے بھرنا............. ۱۹
۱۸۔ حضرت مہدیؓ کے دور میں مال ودولت کی فراوانی...................... ۱۹
۱۹۔ حضرت مہدیؓ کی مدت خلافت................................ ۲۰
۲۰۔ حضرت مہدی کی وفات.. ۲۱
۲۱۔ حضرت مہدیؓ کے لئے امام کا خطاب.......................... ۲۲
۲۲۔ حضرت مہدیؓ کے لئے علیہ السلام کا خطاب........................ ۲۲
۲۳۔ حضرت مہدیؓ کی علامات................................ ۲۳

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

تقریظ

حضرت مفتی محمد صادق حسین قاسمی صاحب مدظلہ

(ڈائرکٹر القلم فاؤنڈیشن کریم نگر)

موجودہ دور فتنوں کا دور ہے، ایمان سوز فتنے ہر طرف منڈلا رہے ہیں، ایمان وعقائد کو تباہ کرنے والے فتنے نت نئے روپ میں جنم لے رہے ہیں، بطور خاص حضرت مہدیؓ کا نام لے کر اس وقت بہت سے بے دین، جاہل اور اسلام دشمن افراد مہدویت کے دعوے دار ہیں، جن میں سر فِہرست ہمارے ملک میں ''شکیلیت'' کا فتنہ بہت سرگرم ہے۔ فتنۂ شکیلیت کے سدِ باب کے لئے یہ ضروری ہے کہ سیدنا حضرت مہدیؓ کی شخصیت کا تعارف اور تذکرہ عوام اور نوجوانوں کے سامنے پیش کیا جائے، تاکہ حقیقت سے واقف ہونے کے بعد فتنوں کا شکار ہونے سے محفوظ رہ سکیں۔ کیوں کہ ان عنوانات پر کم بولا جاتا ہے، اس کا فائدہ اٹھا کر باطل فتنے اپنے بال و پر پھیلا رہے ہیں اور شکیلیت کے پُرفریب جال میں پھنسانے کی ناپاک کوشش کررہے ہیں۔ ان شاء اللہ جب منبر ومحراب سے حضرت مہدیؓ کا تعارف ہوگا تو یہ اور اس طرح کے فتنے ناکام ومراد ہوں گے۔

الحمدللہ مدرسہ اسلامیہ افضل العلوم کریم نگر میں حفاظِ کرام کے لئے چار ماہی ''علمِ دین کورس'' کا آغاز کیا گیا، ان طلباء کے لئے کم وقت میں مختلف ضروری کتابوں کو پڑھایا جارہا ہے، تاکہ وہ

بنیادی دینی معلومات سے واقف ہوں، انہیں میں ایک عنوان موجودہ فتنوں پر محاضرات بھی ہیں۔ پہلا محاضرہ ’’فتنوں کا تعارف وتذکرہ‘‘ کے عنوان پر ہوا۔ دوسرا محاضرہ خواہرزادہ عزیز مفتی محمد شاداب تقی قاسمی زید مجدہ (استاذ عربی مدرسہ اسلامیہ افضل العلوم کریم نگر، ومعتمد القلم فاؤنڈیشن کریم نگر) نے ’’حضرت مہدیؒ: شخصیت اور تعارف‘‘ کے عنوان پر پیش کیا، جو نہایت معلومات افزا، قیمتی اور مدلل تھا، اس کی اہمیت اور افادیت کے پیش نظر اس کو مرتب کرکے برقی ایڈیشن کی شکل میں پیش کیا جارہا ہے۔ ان شاء اللہ یہ بیش قیمت مقالہ حضرت مہدیؒ کے تعارف کے سلسلہ میں بنیادی اور ضروری باتوں کے حوالے سے بہت معاون ہوگا۔

اللہ تعالی موصوف کی اس علمی کاوش کو قبول فرمائے، علمی، قلمی، لسانی، فکری، اور عملی خدمات کے دائرہ کو وسیع فرمائے اور نفعِ عام کا ذریعہ بنائے۔ آمین

مفتی محمد صادق حسین قاسمی غفرلہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

ابتدائیہ

قیامت کی علامتوں میں سے ایک اہم علامت حضرت مہدیؓ کا ظہور ہے اور امت مسلمہ کا اس بات پر اتفاق ہے کہ قیامت کے قریب حضرت مہدیؓ امت کے لئے ہادی و رہبر بن کر تشریف لائیں گے، ظہورِ مہدی ایک ایسا عنوان ہے جس پر ہر دور میں لکھا جاتا ہے رہا ہے اور خوب لکھا گیا ہے، لیکن موجودہ پُرفتن دور میں جب کہ ہر سُو فتنوں کی یلغار ہے، خصوصاً حضرت مہدیؓ کا نام لے کر لوگوں کو گمراہ کیا جا رہا ہے، ایسے میں اس موضوع کی اہمیت دو چند ہو جاتی ہے۔

زیر نظر رسالہ ”حضرت مہدیؓ: شخصیت اور تعارف“ اسی ضرورت اور مقصد کے پیشِ نظر ترتیب دیا گیا ہے کہ عام فہم مختصر انداز میں حضرت مہدیؓ کا تعارف لوگوں کے سامنے آجائیں تاکہ وہ فتنہ پرور افراد کی شناخت کر کے کم از کم اپنے آپ کو اور اپنے عقیدے کو محفوظ رکھ سکیں، یہ رسالہ دراصل طلباء عالمیت وعلم دین کورس ”مدرسہ اسلامیہ افضل العلوم کریم نگر“ کے لئے پیش کیا گیا ایک محاضرہ ہے، جسے موضوع کی حساسیت کے پیش نظر کتابی شکل دی جا رہی ہے۔

اس رسالے کے شروع میں خالِ مکرم حضرت مفتی محمد صادق حسین قاسمی صاحب مدظلہ (ڈائرکٹر القلم فاؤنڈیشن کریم نگر) کی تقریظ بھی شامل ہے، جن کی بے پناہ شفقتیں اور اور کرم فرمائیاں میرے ساتھ ہمیشہ شامل رہتی ہے، بلکہ یوں کہا جائے تو مبالغہ نہ ہوگا کہ انہوں نے ہی مجھے قلم پکڑنا سکھایا اور تحریر و تقریر کے جذبہ و شوق کو پروان چڑھایا۔ فجزاہ اللہ خیراً

اخیر میں اللہ تعالیٰ سے دست بدعا ہوں کہ خدا اس رسالے کو شرف قبولیت سے نوازے اور امت کو ہر قسم کے فتنوں سے محفوظ فرمائے نیز راقم اور اس کے والدین کی مغفرت کا ذریعہ بنائے۔ آمین

طالب دعا

محمد شاداب تقی قاسمی

۱۲/رجب المرجب ۱۴۴۶ھ م ۱۳/جنوری ۲۰۲۵ء

تمہید

قیامت کا آنا یقینی ہے لیکن کب آنے والی ہے، اس کا حقیقی وقت اللہ تبارک وتعالیٰ کے علاوہ کسی کو معلوم نہیں ہے، البتہ قرآن وحدیث میں بڑی وضاحت اور تفصیل کے ساتھ علاماتِ قیامت کا ذکر آیا ہے، چناں چہ احادیث کی کتابوں میں باضابطہ "کتاب الفتن والملاحم" یا "اشراط الساعة" کے عنوان سے محدثین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ان ارشادات کو جمع فرمایا ہے، جن کا تعلق آخری دور یعنی قُربِ قیامت کی علامات میں سے ہیں، جن کو علماء نے "علاماتِ صغریٰ" اور "علاماتِ کبریٰ" کے نام سے دو حصوں میں تقسیم کیا ہے، علامات کبریٰ یعنی قیامت کی بڑی علامتوں میں سے سب سے پہلی علامت "حضرت مہدیؒ" کا ظہور ہے، اب حضرت مہدیؒ کون ہیں؟ کب آئیں گے؟ کہاں آئیں گے؟ ان کے خلیفہ بننے سے دنیا میں کیسا انقلاب آئے گا، ذیل میں تفصیل کے ساتھ ملاحظہ کیجیے:

حضرت مہدیؒ کے متعلق اہلسنت والجماعت کا عقیدہ:

حضرت مولانا ادریس کاندھلویؒ عقائد الاسلام حصہ اول میں فائدہ جلیلہ کے تحت تحریر فرماتے ہیں کہ: "اہل سنت والجماعت کے عقائد میں سے ہے کہ امام مہدی کا ظہور اخیر زمانے میں حق اور صدق ہے، اس پر اعتقاد رکھنا ضروری ہے، اس لیے کہ امام مہدی کا ظہور احادیث متواترہ اور اجماع امت سے ثابت ہے۔" (عقائد الاسلام: ٦٤)

حضرت مہدیؓ کا نام:

حضرت مہدیؓ کے نام ونسب کے سلسلے میں مستند روایات سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ آپ کا نام آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام کے مشابہ ہوگا اور والد کا نام بھی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے والد کے نام پر ہوگا۔ جیسا کہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی روایت میں ہے کہ: **المہدی یوطئ اسمه اسمی واسم ابیه اسم ابی .** (کتاب الفتن: ۲۶۰) ”مہدی کا نام میرے نام کے موافق ہوگا اور ان کے والد کا نام میرے والد کے نام جیسا ہوگا۔“ والدہ کے نام کے سلسلہ میں احادیث مبارکہ میں صراحت نہیں ملی لیکن حضرت مولانا بدر عالم صاحبؒ لکھتے ہیں کہ ”آپ کا اسم شریف محمد، والد کا نام عبداللہ، والدہ کا نام آمنہ ہوگا۔“ (ترجمان السنة: ۴/۳۷۲)

حضرت مہدیؓ کا نسب:

حضرت امام مہدی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اولاد میں حضرت فاطمہؓ کی آل میں سے ہوں گے، چناں چہ احادیث میں ہے کہ: **عَنْ عَبْدِ اللہ رضي الله عنه قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللہ صلي الله عليه وآله وسلم : لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتّٰي يَمْلِکَ الْعَرَبَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي يُوَاطِئُ اسْمُهُ اسْمِي.** ”حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: دنیا اس وقت تک ختم نہ ہوگی یہاں تک کہ میرے اہل بیت میں سے ایک شخص عرب کا بادشاہ ہوجائے جس کا نام میرے نام کے مطابق (یعنی محمد ہوگا)۔“ (ترمذی ۲۲۳۰) دوسری حدیث میں ہے: **عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رضي الله عنها قَالَتْ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللہ صلي الله عليه وآله وسلم يَقُوْلُ : اَلْمَهْدِيُّ مِنْ عِتْرَتِي مِنْ وَلَدِ فَاطِمَةَ.** (ابوداؤد: ۴۲۸۴) ”ام المؤمنین حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: مہدی میری نسل اور فاطمہ کی اولاد میں سے ہوں گے۔'' نیز حسنی ہوں گے یا حسینی اس سلسلہ میں اختلاف پایا جاتا ہے، بعض نے حسنی لکھا ہے اور بعض نے حسینی اور بعض حضرات نے دونوں اقوال میں اس طرح تطبیق دی کہ آپ کے والد حضرت حسنؓ کے خاندان سے اور والدہ حضرت حسینؓ کی نسل سے ہوں گی۔

حضرت مہدیؓ کا لقب اور کنیت:

''ان کا لقب مہدی ہوگا اس لئے کہ اللہ تعالیٰ ان کی رہنمائی فرمائیں گے۔ اسی طرح ان کا لقب ''جابر'' ہوگا کیونکہ وہ امت محمدیہ کے زخمی قلوب پر مرہم رکھیں گے یا اس لئے کہ وہ ظالموں پر غالب آکر ان کی شان وشوکت ختم کردیں گے۔'' (اشاعہ: ۱۹۳ بحوالہ اسلام میں امام مہدی کا تصور: ۷۴) حضرت مہدیؓ کی کنیت ابوعبداللہ ہوگی اور ایک قول کے مطابق ابوالقاسم ہوگی۔

حضرت مہدیؓ کی جائے پیدائش:

حضرت مہدیؓ کی والادت باسعادت مدینہ منورہ میں ہوگی، جیسا کہ نعیم بن حمادؒ نے حضرت علیؓ کی یہ روایت نقل کی ہے کہ ''المهدی مولده بالمدينة۔'' (کتاب الفتن: ۲۵۹)

حضرت مہدیؓ کا حلیہ:

احادیث مبارکہ میں حضرت مہدیؓ کے حلیہ کو تفصیل کے ساتھ تو بیان نہیں کیا گیا لیکن اجمالاً آپ کا تذکرہ ضرور ملتا ہے، چناں چہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے: ''المهدی منی اجلی الجبهة اقنی الانف۔'' (ابوداؤد: ۹۹۱۵) ''یعنی مہدی میری اولاد میں سے ہے، جو کشادہ پیشانی اور بلند وباریک ناک والے ہیں۔'' حضرت شاہ رفیع الدین دہلویؒ رقم طراز ہیں کہ ''آپ کا قد قدرے لانبا

، بدن چست، رنگ کھلا ہوا اور چہرہ پیغمبرِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرے سے مشابہ ہوگا، نیز آپ اخلاق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اخلاق کے پوری طرح مشابہت رکھتے ہوں گے۔'' (علامات قیامت:۱۰)

حضرت مہدیؓ کا احادیث میں تذکرہ:

تقریباً نوے سے زائد احادیث مرفوعہ ہیں جن میں سے تیس احادیث میں صراحتاً حضرت مہدیؓ کا نام ہے، اور آثار صحابہؓ اور اقوالِ تابعینؒ ان کے علاوہ ہیں۔ (ظہور مہدی کب، کہاں اور کون:۶۷) تقریباً پچیس صحابہؓ اور تابعین سے حضرت مہدیؓ سے متعلق احادیث مروی ہیں۔

حضرت مہدیؓ کی فضیلت:

حضرت مہدیؓ کی فضیلت میں بیسیوں احادیث موجود ہیں، جس سے دنیا و آخرت میں ان کے مقام و مرتبہ کا بخوبی اندازہ ہوتا ہے، ذیل میں آپ کی عظمت سے متعلق صرف ایک حدیث پر اکتفاء کیا جاتا ہے، چناں چہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلي الله عليه وآله وسلم يَقُوْلُ: نَحْنُ وَلَدُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، سَادَةُ أَهْلِ الْجَنَّةِ أَنَا وَحَمْزَةُ وَعَلِيٌّ وَجَعْفَرٌ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ وَالْمَهْدِيُّ. (ابن ماجہ:۴۰۸۷) ''حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خود فرماتے سنا ہے کہ ہم حضرت عبد المطلب کی اولاد اھلِ جنت کے سردار ہوں گے۔ یعنی میں حمزہ، علی، جعفر، حسن، حسین اور مہدی۔''

حضرت مہدیؓ کے ظہور کے قریب امت کی حالت:

حضرت مہدیؓ کے ظہور کے قریب امت کی جو عمومی حالت ہوگی اس کا بیان مختلف احادیث میں ہوا ہے، ہم یہاں احادیث کی روشنی ۱۰ بڑی علامات کا تذکرہ کر رہے ہیں، ملاحظہ کیجیے:

(۱) زمین ظلم وستم سے بھر چکی ہوگی۔

(۲) ظلم اتنا شدید ہوگا کہ پناہ کی جگہ نہ ملتی ہوگی۔

(۳) لوگ ایک دوسرے پر تھوکتے ہوں گے۔

(۴) اللہ کا نام لینا گردن زدنی جرم ہوگا۔

(۵) فتنوں کی بھرمار ہوگی۔

(۶) لوگوں میں اختلاف اور زلزلے ہوں گے۔

(۷) دین پر زوال آوے گا۔

(۸) مسلمان مایوس ہوکر کہیں گے کہ ”اب مہدی کیا آئیں گے؟

(۹) دنیا پر شیطانی قوتوں کا غلبہ ہوگا۔

(۱۰) حرام کو حلال سمجھا جاوے گا۔

(ملخصاً ماہنامہ شاہ راہ علم: خصوصی شمارہ حالات حضرت مہدیؓ اور علامات قیامت: ۱۴)

حضرت مہدی کا ظہور، شام کے ابدال اور سفیانی کا لشکر:

حضرت مہدیؓ کے ظہور کے وقت کی تعیین تو نہیں کی جاسکتی البتہ احادیث میں حضرت مہدیؓ کے ظہور کا واقعہ بیان کیا گیا ہے، اس کا حاصل یہ ہے کہ ایک خلیفہ کا انتقال ہوگا اور مسلمانوں میں امارت کے بارے میں اختلاف ہوگا، مدینہ منورہ کا ایک باکمال شخص مکہ مکرمہ کی طرف چلا جائے گا، ان کو یہ اندیشہ ہوگا کہ لوگ انہیں خلیفہ نہ بنادیں اور وہ خلافت کے منصب کو ناپسند کرتے ہوں گے، وہ بیت اللہ میں حجر اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان ہوں گے لوگ انہیں دیکھ کر ان کے ہاتھ

پر امارت کی بیعت کریں گے، یہ لوگوں کی تعداد اصحاب بدر کے برابر ہوں گی، خبر پھیلتے ہی مختلف جماعتیں آپ کے گرد جمع ہوں گی اور مشرق کی جانب سے ایک جماعت آئے گی جو آپ کی تائید اور تعاون کرے گی۔ شام کی جانب سے ان کے مقابلے کے لئے ایک لشکر بھیجا جائے گا جب وہ لشکر مقام بیدا تک پہنچے گا تو انہیں دھنسا دیا جائے گا۔ چناں چہ حدیث شریف میں ہے کہ: عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رضي الله عنها زَوْجِ النَّبِيِّ صلي الله عليه وآله وسلم قَالَ: يَكُوْنُ اخْتِلاَفٌ عِنْدَ مَوْتِ خَلِيْفَةٍ، فَيَخْرُجُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْمَدِيْنَةِ هَارِبًا إِلَي مَكَّةَ فَيَأْتِيْهِ نَاسٌ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ فَيُخْرِجُوْنَهُ، وَهُوَ كَارِهٌ فَيُبَايِعُوْنَهُ، بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ، وَيُبْعَثُ إِلَيْهِ بَعْثٌ مِنَ الشَّامِ فَيُخْسَفُ بِهِمْ بِالْبَيْدَاءِ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ، فَإِذَا رَأَي النَّاسُ ذَالِکَ أَتَاهُ أَبْدَالُ الشَّامِ وَ عَصَائِبُ أَهْلِ الْعِرَاقِ فَيُبَايِعُوْنَهُ ثُمَّ يَنْشَأُ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ أَخْوَالُهُ كَلْبٌ فَيُبْعَثُ إِلَيْهِمْ بَعْثًا فَيَظْهَرُوْنَ عَلَيْهِمْ وَ ذَالِکَ بَعْثُ كَلْبٍ وَالْخَيْبَةُ لِمَنْ لَمْ يَشْهَدْ غَنِيْمَةَ كَلْبٍ فَيَقْسِمُ الْمَالَ، وَيَعْمَلُ فِي النَّاسِ بِسُنَّةِ نَبِيِّهِمْ صلي الله عليه وآله وسلم وَيُلْقِي الْإِسْلَامَ بِجِرَانِهِ إِلَي الْأَرْضِ فَيَلْبَثُ سَبْعَ سِنِيْنَ ثُمَّ يُتَوَفَّي وَيُصَلِّي عَلَيْهِ الْمُسْلِمُوْنَ. (ابوداود: ۴۲۸۶) ’’حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان نقل کرتی ہیں کہ ایک خلیفہ کی وفات کے وقت (نئے خلیفہ کے انتخاب پر مسلمانوں میں) اختلاف ہوگا ایک شخص (یعنی مہدی اس خیال سے کہ کہیں لوگ مجھے نہ خلیفہ بنا دیں) مدینہ سے مکہ چلے جائیں گے۔ مکہ کے کچھ لوگ (جو انہیں بحیثیت مہدی پہچان لیں گے) ان کے پاس آئیں گے اور انہیں (مکان) سے باہر نکال کر حجرِ اسود و مقام ابراہیم کے درمیان ان سے بیعت (خلافت) کر لیں گے (جب ان کی خلافت کی خبر عام ہوگی) تو ملکِ شام سے ایک لشکر ان سے جنگ کے لئے روانہ ہوگا (جو آپ تک پہنچنے سے پہلے ہی) مکہ و مدینہ کے درمیان بیداء (چٹیل

میدان) میں زمین کے اندر دھنسا دیا جائے گا (اس عبرت خیز ہلاکت کے بعد) شام کے ابدال اور عراق کے اولیاء آ کر آپ سے بیعتِ خلافت کریں گے۔ بعد ازاں ایک قریشی النسل شخص (یعنی سفیانی) جس کی ننہال قبیلۂ کلب میں سے ہوگی خلیفۂ مہدی اور ان کے اعوان و انصار سے جنگ کے لئے ایک لشکر بھیجے گا۔ یہ لوگ اس حملہ آور لشکر پر غالب ہوں گے یہی (جنگ) کلب ہے اور خسارہ ہے اس شخص کے لئے جو کلب سے حاصل شدہ غنیمت میں شریک نہ ہو (اس فتح و کامرانی کے بعد) خلیفہ مہدی خوب مال تقسیم کریں گے اور لوگوں کو ان کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت پر چلائیں گے اور اسلام مکمل طور پر زمین میں مستحکم ہو جائے گا (یعنی دنیا میں پورے طور پر اسلام کا رواج و غلبہ ہوگا) بحالتِ خلافت، مہدی دنیا میں سات سال اور دوسری روایات کے اعتبار سے نو سال رہ کر وفات پا جائیں گے اور مسلمان ان کی نماز جنازہ ادا کریں گے۔'' دوسری حدیث میں شام کے ابدالوں کا صراحت کے ساتھ ذکر ہے کہ: عَنْ أُمِّ سَلَمَة رضي الله عنها قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ الله صلي الله عليه وآله وسلم: يُبَايَعُ رَجُلٌ سِنْ أُمَّتِي بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ كَعِدَّةِ أَهْلِ بَدْرٍ، فِيَأْتِيْهِ عَصْبُ الْعِرَاقِ وَ أَبْدَالُ الشَّامِ. (مستدرک حاکم: ۲:۴۳۸) ''حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میری امت کے ایک شخص (مہدی) سے رکنِ حجر اسود اور مقامِ ابراہیم کے درمیان اھلِ بدر کی تعداد کے مثل (یعنی ۳۱۳) افراد بیعتِ خلافت کریں گے۔ بعد ازاں اس امام کے پاس عراق کے اولیاء اور شام کے ابدال (بیعت کے لئے) آئیں گے۔''

حضرت مہدیؓ کے دور کی جنگیں اور فتح:

حضرت مہدیؓ کے دور کی جنگوں کی تفصیل سے متعلق ایک بڑی طویل حدیث موجود ہے، جس

میں آپ کے دور کی جنگوں کو بیان کیا گیا ہے، ہم یہاں اس کو اختصار کے ساتھ رقم کررہے ہیں ، ملاحظہ کیجیے: عرب کے لوگوں کے اجتماع کی خبر سن کر عیسائی لوگ بھی دنیا بھر سے فوجوں کو جمع کرنے کی کوشش کرنے میں لگ جائیں گے اور امام مہدیؓ کے مقابلے کے لئے شام میں جمع ہوجائیں گے، یہ لوگوں کی فوج کے اس وقت ستر جھنڈے ہوں گے اور ہر جھنڈے کے نیچے بارہ بارہ ہزار سپاہ ہوگی، جس کی تعداد (۸۴۰۰۰۰) ہوگی، حضرت امام مہدیؓ مکہ مکرمہ سے روانہ ہوکر مدینہ پہنچیں گے اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضہ کی زیارت سے مشرف ہوکر شام کی جانب روانہ ہوں گے، دمشق کے پاس آکر عیسائیوں کی فوج سے مقابلہ ہوگا، اس وقت امام مہدیؓ کی فوج کے تین گروہ ہوجائیں گے، ایک گروہ نصاریٰ کے خوف سے بھاگ جائے گا، باقی فوج میں سے کچھ تو شہید ہوکر بدر اور احد کے شہداء کے مراتب پائیں گے اور کچھ لوگ فتحیاب ہوجائیں گے، حضرت امام مہدیؓ دوسرے روز پھر نصاریٰ کے مقابلے کے لئے نکلیں گے، اس روز مسلمانوں کی ایک جماعت یہ عہد کرکے نکلیں گی کہ ”یا میدان جنگ فتح کریں گے یا مر جائیں گے“ یہ جماعت پوری شہید ہوجائے گی، امام مہدی باقی ماندہ جماعت کے ساتھ لشکر میں آئیں گے، تیسرے روز بھی ایک جماعت ویسے ہی عہد کرکے نکلے گی، امام مہدیؓ کے ساتھ بڑی بہادری کا مظاہرہ کرے گی اور آخر کار یہ لوگ بھی جام شہادت نوش کریں گے، چوتھے روز امام مہدیؓ پھر نکلیں گے اور مقابلہ کریں گے، یہ جماعت تعداد میں بہت کم ہوگی مگر خدا تعالیٰ ان کو فتح مبین عطا فرمائے گا، عیسائی کثیر تعداد میں قتل ہوں گے بقیہ لوگ نہایت ذلت و رسوائی کے ساتھ بھاگ جائیں گے اور انہیں پکڑ پکڑ کر قتل کیا جائے گا، امام مہدیؓ بے انتہا انعام و اکرام اس میدان کے جانبازوں پر تقسیم فرمائیں

گے، اس کے بعد امام مہدیؒ بلاد اسلام کے نظم ونسق میں مصروف ہوں گے۔ (تلخیص از: عقیدۂ ظہور مہدی احادیث کی روشنی میں: ۱۲، ۱۱)

حضرت مہدیؒ اور فتحِ قسطنطنیہ:

نظم ونسق کے کاموں سے نمٹ کر قسطنطنیہ فتح کرنے چلیں گے، جس کا نقشہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مذکورہ حدیث میں کھینچا ہے، (حدیث طویل ہونے کی وجہ سے ترجمہ پر اختصار کیا جا رہا ہے):

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرات صحابہؓ سے فرمایا کہ: ”کیا تم اس شہر کے متعلق کچھ جانتے ہو جس کی ایک جانب خشکی میں اور دوسری جانب سمندر میں ہے؟‘‘ صحابہ نے کہا کہ: ”جی ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک کہ بنو اسحاق یا بنو اسماعیل کے ستر ہزار مسلمان اس پر چڑھائی نہ کریں۔ پس جب یہ مسلمان اس شہر کے پاس پہنچیں گے اور وہاں پڑاؤ ڈالیں گے تو نہ ہتھیار سے قتال کریں گے اور نہ تیر چلائیں گے۔ بس یہ مسلمان ’’لا إله إلا الله والله أكبر‘‘ کا نعرہ لگائیں گے، اس نعرہ کی برکت سے شہر کی ایک فصیل زمین پر گر پڑے گی‘‘۔ ثور بن یزید راوی کہتے ہیں کہ: ”میری یادداشت کے مطابق یہ سمندر والی سمت کے متعلق ہے۔‘‘ پھر مسلمان دوبارہ ’’لا إله إلا الله والله أكبر‘‘ کا نعرہ بلند کریں گے، تو دوسری فصیل بھی گر جائے گی، پھر تیسری مرتبہ ’’لا إله إلا الله والله أكبر‘‘ کا نعرہ بلند کریں گے تو مسلمانوں کے لیے راستہ کھل جائے گا اور وہ شہر میں فاتح بن کر داخل ہوں گے۔ فتح کے بعد وہ مال غنیمت تقسیم کر رہے ہوں گے، تو شیطان آواز لگائے گا کہ دجال ظاہر ہو چکا ہے۔ اس خبر کو سن کر مسلمان سب چھوڑ چھاڑ کر (بغرض حفاظت) اپنے گھر لوٹیں گے۔ (مسلم: ۲۹۲)

حضرت مہدیؒ اور دجال کے خروج کی تحقیق کے لئے لشکر کی روانگی:

دجال کے خروج کی خبر پھیلنے پر حضرت مہدیؒ ایک جماعت کو باضابطہ دجال کے خروج کی تحقیق کے لئے روانہ فرمائیں گے، چناں چہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے: فَيَبْعَثُونَ عَشَرَةَ فَوَارِسَ طَلِيعَةً. قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنِّي لَأَعْرِفُ أَسْمَاءَهُمْ وَأَسْمَاءَ آبَائِهِمْ وَأَلْوَانَ خُيُولِهِمْ هُمْ خَيْرُ فَوَارِسَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ يَوْمَئِذٍ أَوْ مِنْ خَيْرِ فَوَارِسَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ يَوْمَئِذٍ. (مسلم: ۲۸۹۹) حضرت مہدیؒ دس سواروں کا ایک دستہ اس خبر کی تحقیق کے لئے آگے بھیجیں گے، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ’’میں اس دستہ کے سواروں کے نام، ان کے آباء کے نام ان کے گھوڑوں کے رنگ تک جانتا ہوں، وہ اس وقت روئے زمین کے اوپر سب سے بہتر لوگ ہیں۔‘‘ تحقیق سے یہ معلوم ہوگا کہ دجال کے خروج کی خبر درست نہیں تھی بلکہ وہ ایک افواہ تھی، لیکن حضرت مہدیؒ اپنے لشکر کے ساتھ جب ملک شام پہنچ جائیں گے تو حقیقت میں دجال کا خروج ہو چکا ہوگا، جیسا کہ حدیث مبارکہ میں ہے: ’’فَإِذَا جَاءُوا الشَّأْمَ خَرَجَ.‘‘ (مسلم: ۲۸۹۹)

حضرت مہدیؒ کی اقتداء میں حضرت عیسیٰؑ کی نماز:

حضرت مہدیؒ کی فضیلت اور امت محمدیہ کی امتیازی شان میں سے یہ بات ہے کہ حضرت مہدیؒ کی امامت میں حضرت عیسیٰؑ نماز ادا فرمائیں گے، چناں چہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہ صلي الله عليه وآله وسلم: كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْيَمَ فِيكُمْ وَ إِمَامُكُمْ مِنْكُمْ. (بخاری: ۳۲۶۵) ’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم لوگوں کا اس وقت (خوشی سے) کیا حال ہوگا۔

جب تم میں عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام (آسمان سے) اُتریں گے اور تمہارا امام تم ہی میں سے ہوگا۔" علامہ ابن حجر عسقلانیؒ لکھتے ہیں کہ "وَإِمَامُكُمْ مِنْكُمْ" میں امام سے مراد مہدی ہیں جو اسی امت سے ہوں گے اور عیسیٰؑ (ایک نماز میں) ان کے مقتدی ہوں گے۔ (فتح الباری:٦/٦١١) حضرت مہدیؓ حضرت عیسیٰؑ سے آگے بڑھنے اور امامت فرمانے کی درخواست کریں گے لیکن حضرت عیسیٰؑ یہ کہتے ہوئے اقتداء کریں گے کہ: لَا، إِنَّ بَعْضَكُمْ عَلَي بَعْضٍ أُمَرَاءُ تَكْرِمَةَ اللهِ هَذِهِ الأُمَّة. (مسلم:١٥٦) "حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے (اس وقت) میں امامت نہیں کروں گا۔ تم میں سے بعض، بعض پر امیر ہیں (یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس وقت امامت سے انکار فرما دیں گے اس فضیلت و بزرگی کی بناء پر جو اللہ تعالیٰ نے اس امت کو عطا کی ہے)۔"

حضرت مہدیؓ اور حضرت عیسیٰؑ دو الگ الگ شخصیتیں:

"عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لن تھلک امۃ انا فی اولھا وعیسیٰ ابن مریم فی آخرھا والمھدی فی اوسطھا" (کنز العمال:٣٨٦٧١) "حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ وہ امت ہرگز ہلاک نہ ہوگی جس کے اول میں، میں موجود ہوں اور آخر میں عیسیٰ ابن مریم اور میرے اور عیسیٰ بن مریم کے درمیان مہدی۔" "اس حدیث میں اس امت کے تین محافظ الگ الگ بیان کئے گئے ہیں۔ اول تو خود حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ دوم عیسیٰ علیہ السلام اور تیسرے امام مہدی علیہ الرضوان جو پہلے دو کے درمیان آئیں گے۔ اب اگر ایک کو دوسرے میں داخل کریں۔ جیسا کہ مرزائی ازروئے بروز کرتے ہیں تو تین ہستیاں الگ الگ نہیں رہ سکتیں۔" (احتساب قادیانیت:١٩/ ٤٤٧)

حضرت مہدیؓ کے دور میں حضرت عیسیٰؑ کے ہاتھوں دجال کا خاتمہ:

حضرت مہدیؓ اور حضرت عیسیٰؑ کا لشکر دجال کے قتل کے ارادہ سے نکلے گا، دجال دمشق سے نکل کر اسرائیل کی طرف بھاگے گا، اور یہ دونوں کی فوج اس کا تعاقب کر رہی ہوگی، جیسا کہ حضرت مفتی رفیع عثمانی صاحبؒ رقم طراز ہے کہ ”حضرت عیسیٰؑ یہودیوں کے خلاف جہاد میں مسلمانوں کے امیر اور پیشوا ہوں گے، حضرت عیسیٰؑ کے پاس دو تلواریں ہوں گی، دجال آپ کو دیکھ کر بھاگ کھڑا ہوگا، آپؑ دجال کا تعاقب کریں گے اور اسے (باب لُد پر) قتل کریں گے، دجال کا خون آپ کے نیزے پر بہہ رہا ہوگا۔“ (علامات قیامت اور نزول مسیح علیہ السلام: ۱۶۰)

حضرت مہدیؓ کے دور میں زمین کا عدل وانصاف سے بھرنا:

دجال کے خاتمہ کے بعد حضرت مہدیؓ کے زمانے میں دنیا میں ہر طرف عدل وانصاف کا بول بالا ہوگا اور حضرت مہدیؓ دنیا سے ظلم کا خاتمہ کریں گے، لوگوں کو ظلم سے نجات دلائیں گے، اس سلسلے میں بے شمار احادیث ہیں، ذیل صرف ایک حدیث پیش کرتے ہیں، جس میں حضرت مہدیؓ کے زمین کو انصاف سے بھر دینے کا ذکر ہے: يَملأُ الأَرضَ قِسطاً وعَدلاً، كما مُلِئَت ظلماً وجَوْراً. (ابوداؤد: ۴۲۸۵) ”(حضرت مہدیؓ) زمین کو عدل وانصاف سے بھر دیں، جیسے وہ پہلے ظلم وجور سے بھری ہوئی تھی۔“

حضرت مہدیؓ کے دور میں مال ودولت کی فراوانی:

حضرت مہدیؓ کے دور میں مال ودولت اور مادی منفعت اتنی زیادہ ہوگی کہ ساری دنیا عدل وانصاف سے بھی بھر جائے گی اور ہر شخص سکون وراحت کی سانس لے گا، زمین اپنے خزانے اُبل

دے گی، ہر طرف اسلام کا بول بولا ہوگا، ہر کچے پکے مکان میں دین اسلام کی ٹھنڈی ہوائیں پہنچیں گی، چناں چہ ارشاد گرامی ہے: فَيَبْعَثُ الله عزوجل رَجُلًا مِنْ عِتْرَتِي فَيَمْلَأُ الْأَرْضَ قِسْطًا وَ عَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَ جَوْرًا، يَرْضَي عَنْهُ سَاكِنُ السَّمَاءِ وَ سَاكِنُ الْأَرْضِ لَا تَدَّخِرُ الْأَرْضُ مِنْ بَذْرِهَا شَيْئًا إِلاَّ أَخْرَجَتْهُ وَلَا السَّمَاءُ مِنْ قَطْرِهَا شَيْئًا إِلاَّ صَبَّهُ الله عَلَيْهِمْ مِدْرَارًا يَعِيْشُ فِيْهِمْ سَبْعَ سِنِيْنَ أَوْ ثَمَانٍ أَوْ تِسْعٍ تَمَنَّي الْأَحْيَاءُ الْأَمْوَاتَ مِمَّا صَنَعَ الله عزوجل بِأَهْلِ الْأَرْضِ مِنْ خَيْرِهِ. (مستدرک حاکم: ۸۴۳۸) ”پس اللہ تعالیٰ میری اولاد میں سے ایک آدمی کو بھیجے گا جو زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا جیسا کہ پہلے ظلم و ستم سے بھری تھی۔ زمین و آسمان میں رہنے والے اس سے راضی (خوش) ہونگے زمین اپنے اندر پڑنے والا ہر دانہ اُگائے گی اور اللہ تعالیٰ آسمان میں موجود ہر قطرے کو موسلا دھار (بارش) کی صورت میں برسائے گا۔ وہ ان میں سات، آٹھ یا نو سال رہیں گے اور زندہ لوگ اللہ کے اس کرم کے سبب جو اہل زمین پر کیا مُردوں تمنا کرینگے (کاش وہ زندہ ہوتے)۔“

حضرت مہدیؓ کی مدت خلافت:

حضرت مہدیؓ کی مدت خلافت کے سلسلہ میں احادیث میں صراحت کے ساتھ کسی ایک عدد کی تعیین نہیں کی گئی ہے بلکہ ایک حدیث میں سات سال اور ایک حدیث میں نو سال کا تذکرہ ملتا ہے، چناں چہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: حَدَّثَنِي خَلِيْلِي أَبُو الْقَاسِمِ صلي الله عليه وآله وسلم قَالَ: لَا تَقُوْمُ السَّاعَةَ حَتَّي يَخْرُجَ عَلَيْهِمْ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي، فَيَضْرِبُهُمْ حَتَّي يَرْجِعُوْا إِلَي الْحَقِّ، قُلْتُ: وَكَمْ يَمْلِكُ؟ قَالَ: خَمْسًا وَ اثْنَتَيْنِ. (مسند ابی یعلیٰ: ۳۳۳۶) ”حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا: مجھے میرے خلیل ابو القاسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قیامت اس

وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک کہ میرے اہل بیت میں سے ایک شخص ظاہر نہ ہوں گے جو لوگوں کا مقابلہ کریں گے حتی کہ وہ حق کی طرف رجوع کرلیں گے'' میں نے عرض کی۔ وہ کتنا عرصہ بادشاہ رہیں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: پانچ اور دو (یعنی سات سال)''۔ دوسری وہ حدیث جس سے نو کے عدد کا پتہ چلتا ہے: عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنه: أَنَّ رَسُوْلَ الله صلي الله عليه وآله وسلم قَالَ: تُمْلَأُ الْأَرْضُ جَوْرًا وَظُلْمًا فَيَخْرُجُ رَجُلٌ مِنْ عِتْرَتِي فَيَمْلِكُ سَبْعًا أَوْ تِسْعًا فَيَمْلَأُ الْأَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا. (مسند احمد: ۱۱۶۸۳) ''حضرت ابو سعید خدریؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: (آخری زمانہ میں) زمین جور وظلم سے بھر جائے گی تو میری اولاد سے ایک شخص پیدا ہوگا اور سات سال یا نو سال خلافت کرے گا (اور اپنے زمانۂ خلافت میں) زمین کو عدل وانصاف سے بھر دے گا جس طرح اس سے پہلے وہ جور وظلم سے بھر گئی ہوگی۔'' واضح رہے کہ سات سال عیسائیوں کے فتنے اور ملک کے انتظام میں، آٹھواں سال دجال کے ساتھ جنگ وجدال میں اور نواں سال حضرت عیسیٰؑ کی معیت میں گزرے گا۔ (علامات قیامت بحوالہ اسلام میں امام مہدی کا تصور: ۱۶۱)

حضرت مہدیؓ کی وفات:

حضرت مہدیؓ کی وفات کے سلسلہ میں غالب بات تو یہی ہے کہ آپؓ کسی جنگ میں شہید نہیں ہوں گے؛ البتہ آپؓ کے ظہور کے نویں سال یعنی (ایک قول کے مطابق) کل انچاس برس کی عمر میں آپ کی وفات ہوگی؛ لیکن یہ وفات کس شہر میں ہوگی؟ اور آپ کہاں دفن ہوں گے؟ اس کا تذکرہ نہیں ملتا۔ سنن ابوداؤد میں صرف اتنا ہے کہ: ''ثم يتوفى ويصلى عليه المسلمون'' (ابوداؤد: ۴۲۸۶) یعنی ''آپؓ کا انتقال ہوگا اور مسلمان آپؓ کی نمازِ جنازہ ادا کریں گے۔'' (ظہور

مہدی: کب؟ کہاں؟ کس طرح؟: ۱۸۰)

حضرت مہدیؒ کے لئے امام کا خطاب:

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی صاحب شہیدؒ ایک سائل کے جواب میں تحریر فرماتے ہیں: "جناب کو حضرت مہدی علیہ الرضوان کے لیے "امام" کا لفظ استعمال کرنے پر بھی اعتراض ہے اور آپ تحریر فرماتے ہیں کہ "قرآنِ مقدس اور حدیثِ مطہرہ سے امامت کا کوئی تصور نہیں ملتا"۔ اگر اس سے مراد ایک خاص گروہ کا نظریہ امامت ہے تو آپ کی یہ بات صحیح ہے، مگر جناب کو یہ بدگمانی نہیں ہونی چاہیے تھی کہ میں نے بھی "امام" کا لفظ اسی اصطلاحی مفہوم میں استعمال کیا ہوگا، کم سے کم حضرت مہدی کے لیے "رضی اللہ عنہ" کے الفاظ کا استعمال ہی اس اَمر کی شہادت کے لیے کافی ہے کہ "امام" سے یہاں ایک خاص گروہ کا اصطلاحی امام مُراد نہیں"۔ (آپ کے مسائل اور ان کا حل: ۲/ ۳۶۲)

حضرت مہدیؒ کے لئے علیہ السلام کا خطاب:

حضرت مہدیؒ کے لئے بعض لوگ ''علیہ السلام'' کا لفظ استعمال کرتے ہیں جب کہ اس لفظ کا استعمال حضرت مہدیؒ کے لئے درست نہیں ہے، اب آیا آپؒ کے لئے کیا لفظ استعمال کیا جائے تو اس سلسلہ میں اکثر علماء کی رائے یہ ہے کہ آپ کے لئے ''رضی اللہ عنہ'' کے لفظ کا استعمال زیادہ مناسب ہے، چناں چہ حضرت مولانا خیر محمد جالندھریؒ رقم طراز ہیں کہ: ''امام مہدی'' ''علیہ السلام'' یہ لقب جو لوگوں میں مشہور ہو گیا ہے، شیعی اثرات کا نتیجہ ہو سکتا ہے، یا بے خبری میں غلبۂ محبت کی بناء پر ایسی باتیں زبان وقلم سے نکل جاتی ہیں، اس لئے اس سے احتیاط نہایت ضروری

ہے، رہی بات یہ کہ آپ کو رضی اللہ عنہ کہنا کیسے صحیح ہوسکتا ہے؟ تو وہ اس وجہ سے کہ آپ تقریباً دو سال تک حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی صحبت اٹھائیں گے، اور نیز روایتوں میں حضرت مہدیؓ کے متعلق "یرضی عنه ساکن السماء وساکن الارض" کے الفاظ وارد ہیں، یعنی زمین آسمان کے لوگ ان سے راضی ہوں گے۔ (خیر الفتاویٰ:۱/۱۴۷)

حضرت مہدیؓ کی علامات:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی احادیث میں بڑی صراحت کے ساتھ حضرت مہدیؓ کی علامات کا تذکرہ فرمایا ہے، جس کے بعد حضرت مہدیؓ کی پہچان کرنے میں کوئی بھی شخص غلط فہمی کا شکار نہیں ہونا چاہیے، حضرت مہدی کی چند اہم علامات کو ملاحظہ کیجیے:

(۱) حضرت مہدیؓ کا نام محمد ہوگا۔ (ابوداؤد:۴۲۸۲)

(۲) حضرت مہدیؓ کے والد کا نام عبداللہ ہوگا۔ (ترمذی:۲۲۳۱)

(۳) حضرت مہدیؓ عربی ہوں گے۔ (ابوداؤد:۴۲۸۲)

(۴) حضرت مہدیؓ مدینہ کے ہوں گے۔ (ابوداود:۴۲۸۶)

(۵) حضرت مہدیؓ خاندان رسول حضرت فاطمہ کی اولاد میں سے ہوں گے۔ (ابوداؤد:۴۲۹۰)

(۶) حضرت مہدی معتدل القامۃ، منفرد، وجیہ اور نورانی چہرے والے ہوں گے۔ (ابوداؤد:۴۲۸۵)

(۷) حضرت مہدی خلافت پر فائز ہونے کے بعد زیادہ سے زیادہ نو سال تک رہیں گے۔ (ترمذی:۲۲۳۲)

(۸) حضرت مہدیؓ کے زمانے میں عدل وانصاف کا دور دورہ اور ظلم کا خاتمہ ہوگا۔ (ابوداؤد:۴۲۸۲)

(٩) حضرت مہدیؓ کے زمانے میں حضرت عیسیٰؑ کا نزول ہوگا، اور دجال کے مقابلے میں ان کی مدد کریں گے۔ (مسند ابی یعلیٰ: ٦٥٨٨)

(١٠) حضرت مہدیؓ کا ظہور ایک خلیفہ کی وفات کے بعد ہوگا، مکہ کے لوگ حجر اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان باصرار ان سے بیعت کریں گے۔ (ابوداؤد: ۴٢٨٦)

(١١) حضرت مہدیؓ کے مقابلے میں شام سے ایک لشکر نکلے گا جسے مکہ اور مدینہ کے مابین مقام بیداء میں دھنسا دیا جائے۔ (ابوداؤد: ۴٢٨٦)

(١٢) حضرت مہدیؓ اپنی مہدویت کا دعویٰ نہیں کریں گے، بلکہ باصرار لوگ آپ کے ہاتھ پر بیعت کریں گے۔ (ابوداؤد: ۴٢٨٦)

* * *